بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ۹م
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

یوم شنبہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

نمبر ۱۸۱	۱۳ ظہور ۱۳۴۶ھش ۔ ۶ جمادی الاول ۱۳۸۷ھ ۔ ۱۳ اگست ۱۹۶۷ء	جلد ۵۶/۲۱

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۲ اگست ۔ کل یہاں نماز جمعہ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں آپ نے ۱۱ اگست کے الفضل میں سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی اس تقریر کا اردو ترجمہ پڑھ کر سنایا جو حضور نے مورخہ ۲۱ جولائی ۱۹۶۷ء کو کوپن ہیگن میں سکنڈے نیویا کی سب سے پہلی مسجد کے افتتاح کے موقعہ پر فرمائی تھی۔ نیز آپ نے لنڈن سے موصول شدہ حضور کے تازہ پیغامات نیز حضور کی مصروفیات کے بارہ میں مکرم پرائیویٹ سکرٹری صاحب کی ارسال کردہ اطلاعات سے بھی احباب کو آگاہ کیا اور حضور کی کامیاب و بامراد اور بخیریت واپسی کے لئے خصوصی دعائیں کرنے کی پُرزور تحریک فرمائی ۔ خطبہ کے دوران آپ نے حضور ہی کے ایک پیغام کی روشنی میں تحریک وقف عارضی کی بنیادی اہمیت کو واضح کرکے احباب کو اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تلقین کی ۔

---

۴ جائے گا۔ یہ براڈ کاسٹ بی بی سی کے سمندر پار پروگرام میں ہوگا۔"

(پرائیویٹ سکرٹری)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ سکاٹ لینڈ بریڈفورڈ اور ہڈرزفیلڈ کے کامیاب دورہ کے بعد بخیریت لنڈن واپس پہنچ گئے

ہڈرزفیلڈ میں دعاؤں کی قبولیت کے بارہ میں عیسائی چرچ کو مقابلہ کی دعوت

بی بی سی نے حضور ایدہ اللہ کا انٹرویو ریکارڈ کر کے اپنے سمندر پار پروگرام میں نشر کیا

لنڈن (بذریعہ ڈاک) مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سکاٹ لینڈ، بریڈفورڈ اور ہڈرزفیلڈ کا میاب دورہ کرنے کے بعد ۹ اگست کی شام کو بخیریت لنڈن واپس تشریف لے آئے ہیں۔ اپنے اس دورہ میں حضور نے متعدد پریس کانفرنسوں سے خطاب فرمانے کے علاوہ ہڈرزفیلڈ میں دعاؤں کی قبولیت سے متعلق اسلام کی طرف سے عیسائی چرچ کو مقابلہ کی دعوت دی۔ علاوہ ازیں برٹش براڈ کاسٹنگ کارپوریشن (بی بی سی) لنڈن نے حضور ایدہ اللہ کا ایک انٹرویو ریکارڈ کرکے اسے اپنے سمندر پار پروگرام میں نشر کیا۔ مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے موصولہ تاروں کا ترجمہ درج ذیل ہے :-

پہلی تار

لنڈن ۱۰ اگست

"حضور ایدہ اللہ تعالےٰ سکاٹ لینڈ بریڈفورڈ اور ہڈرزفیلڈ کا کامیاب دورہ فرمانے کے بعد ۹ اگست بدھ کی شام کو لنڈن واپس تشریف لے آئے ہیں۔ گلاسگو میں حضور نے مسجد کے لئے زمین خریدنے کے متعلق ضروری ہدایات دیں۔ نیز وہاں پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا اور اُس استقبالیہ تقریب میں بھی شرکت فرمائی جو جماعت احمدیہ گلاسگو نے حضور کے اعزاز میں منعقد کی تھی۔ ہڈرزفیلڈ میں بھی حضور نے پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا اور دعاؤں کی قبولیت کے بارہ میں عیسائی چرچ کو مقابلہ کی دعوت دی۔

انتہائی مصروف پروگرام کے باوجود اللہ تعالےٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت اچھی ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

حضور جملہ احباب جماعت کو محبت و شفقت کا تحفہ بھجواتے ہیں اور سب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتے ہیں۔" (پرائیویٹ سیکرٹری)

دوسری تار

لنڈن ۱۰ اگست۔

"حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز الحمد للہ بخیریت ہیں حضور سب دوستوں کو السلام علیکم کہتے ہیں۔

حضور کا جو انٹرویو بی بی سی والوں نے لیا تھا وہ ۱۱ اگست جمعہ کے روز پاکستانی وقت کے مطابق چھ بجکر سولہ منٹ پر نشر کیا

پاکستان کا مسلمانوں کو مل جانا بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے

اہل وطن کو امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی زریں نصائح

(۱) "پاکستان کا مسلمانوں کو مل جانا اس لحاظ سے بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے کہ اب مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے سانس لینے کا موقعہ میسّر آگیا ہے اور وہ آزادی کے ساتھ ترقی کی دوڑ میں حصہ لے سکتے ہیں۔ اب ان کے سامنے ترقی کے اتنے غیر محدود ذرائع ہیں کہ اگر وہ ان کو اختیار کریں تو دنیا کی کوئی قوم ان کے مقابلہ میں نہیں ٹھہر سکتی اور پاکستان کا مستقبل نہایت ہی شاندار ہو سکتا ہے۔" (الفضل ۲۳ مارچ ۱۹۵۶ء)

(۲) "معنوی دولت ہی کسی ملک کی اصل قوت ہوا کرتی ہے۔ باقی سب چیزیں اس کے مقابلہ میں ثانوی حیثیت رکھتی ہیں۔ اگر پاکستان کا ہر نوجوان عقل سے کام لے۔ دماغ پر زور دے اور اقرار کرے کہ مجھے تمام قوتیں ملک و ملت کیلئے وقف کردینی ہیں تو یقیناً ہمارے ملک کی ضروریات پوری ہو سکتی ہیں۔"

(المصلح کراچی ۱۴ اگست ۱۹۵۳ء)

مسعود احمد بشیر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ مرکز الفضل ربوہ
مورخہ ۱۳ اگست ۱۹۶۷ء

قیام پاکستان

پاکستان کا قیام اس اتحاد سے اور اولوالعزم لیڈر شپ سے ممکن ہوا۔ جو قائدِ اعظم کی قیادت سے معرضِ ظہور میں آیا۔ جب انگریز بہر وجوہ برصغیر ہند میں دولتِ فاتحہ بن گئے۔ اور یہاں کی متحدہ سیاسی قوت پارہ پارہ ہوگئی۔ یہاں تک کہ شہنشاہِ ہند بہادر شاہ بھی گرفتار ہو کر رنگون میں نظر بند کر دیئے گئے تو یہاں مسلمانوں کی ہر طرح کی قوت ختم ہو چکی تھی۔

انگریز کا تاثر یہ تھا کہ مسلمان بہادر قوم ہے اور یہاں مدت سے حکومت کرتے آئے اس لئے اس کی طاقت کو صفر بنا دینے سے ہی وہ یہاں مطمئن ہو کر راج کر سکتا ہے۔ اس لئے اس نے مسلمانوں کے مٹانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ دوسری طرف ہندو قوم جو مدتوں سے دوسروں کی محکوم چلی آرہی تھی۔ یہ سوچ کر کہ چڑھتے سورج کو پوجنا ہی مناسب ہے جلد ہی انگریز کے ساتھ گھل مل گئی۔ اور اس کے دل میں نئی امنگیں جنم لینے لگیں۔ چنانچہ اپنے مفاد کے پیشِ نظر اس نے انگریز کو جلد قبول کر لیا۔ اور وہ بھی اس کے ساتھ مل کر مسلمانوں کے مٹانے میں کوشش کرنے لگی انگریز نے بنگال وغیرہ میں تمام اراضی مسلمانوں سے چھین کر ہندوؤں کو تفویض کر دی اور ہندوؤں نے جلد جلد انگریزی زبان سیکھ کر سرکاری دفاتر پر بھی قبضہ جما لیا۔ یہاں تک کہ مسلمان چکی کے دو پڑوں میں پیسے جانے لگے۔ مسلمانوں کی وہ حالت ہوگئی جس کی طرف مندرجہ ذیل شعر میں اشارہ کیا گیا ہے ؎

دفاتر میں ہندو ہی ہندو بھرے ہیں
مسلماں "سٹیشن" پہ قلی کھڑے ہیں

الغرض تجارت اور ملازمت تمام کی تمام ہندوؤں کے ہاتھ میں چلی گئی۔ اور محض چند ایسے پیشے مسلمانوں کے پاس رہ گئے۔ جن کی قیمت بھی زیادہ سے زیادہ مشینری کی وجہ سے کم سے کم ہوتی چلی گئی۔ افلاس اور نحبت مسلمانوں کا نشان بن گیا۔ ساتھ ہی دینی علماء کے علاوہ جو پرانی ڈگر پر چل رہے تھے، مسلمان تعلیم وغیرہ سے روز بروز محروم ہوتے چلے گئے۔ کیونکہ اہل علم حضرات اس پر زور دیتے تھے کہ فرنگیوں سے تعلق رکھنا ان کی زبان سیکھنا وغیرہ مسلمانوں کے لئے درست نہیں۔ ایسی حالت میں سرسید مرحوم آگے آئے اور انہوں نے مسلمانوں کی توجہ اس امر کی طرف دلائی کہ اگر ہم انگریزی وغیرہ سے بالکل لاتعلق رہے۔ تو جلدی برصغیر سے ختم ہو جائیں گے۔

دوسری طرف اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام میں الٰہی حکم کے ماتحت تجدید و احیائے دین کا بیڑا اٹھایا۔

ان دونوں تحریکوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ نہ صرف مسلمان ہی اپنے قدموں پر کھڑے ہو گئے بلکہ اسلام میں بھی ایک نئی جان پڑ گئی۔

یہاں تک کہ قائد اعظم نے آخر یہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسلمانوں کے لئے ایک الگ خطہ کی پاکستان کے نام سے بنیاد ڈالی۔ جو جغرافیائی لحاظ سے اگرچہ دو حصوں میں منقسم ہے لیکن نظریاتی لحاظ سے ایک واحد ریاست ہے۔ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ قیام پاکستان کے خلاف مسلمانوں کا بھی ایک گروہ رہا ہے۔ اکثریت متحد چلی آئی ہے۔

اکتوبر ۱۹۵۸ء میں یہاں ایک انقلاب ہوا جس کے سربراہ اب متعین طور پر کہنا چاہیئے پریذیڈنٹ فیلڈ مارشل محمد ایوب ہیں جو پاکستانی افواج کے کمانڈر ان چیف تھے۔ اس انقلاب کے بہت سے فوائد ہیں جن کا ذکر آجکل یوم آزادی کے سلسلہ میں اخبارات اور پاکستانی ریڈیو اسٹیشنوں سے بھی ہو رہا ہے انقلاب ۱۹۵۸ء کے بعد جو دستور بنایا گیا ہے۔ اس میں آزادی ضمیر کے ہر پہلو کو وضاحت سے پیش کر دیا گیا ہے۔ اگرچہ پاکستان میں شروع ہی سے آزادی ضمیر کا اہتمام چلا آیا ہے۔ تاہم انقلاب کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس بارے میں بہت کچھ اصلاح ہوئی ہے۔ اور تخریبی عناصر ایک بڑی حد تک بے دست و پا چلے آئے ہیں۔ جس کے لئے ہم اللہ تعالیٰ کے اور موجودہ حکومت کے بھی بڑے شکرگزار ہیں۔ کیونکہ ہم ملک میں کامل امن چاہتے ہیں تاکہ مسلمان اندرونی کشمکش سے کنارہ کش رہ کر اور یکسو ہو کر ترقی ملک و قوم کے کاموں میں اپنا قیمتی وقت صرف کریں۔ اور بام عروج پر پہنچیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارا مددگار ہو۔

آفریں لجنہ اماء اللہ تجھے صد آفریں

اہلِ یورپ آج کل جو آپ کے مہمان ہیں
مہدیٔ دوراں کے نائب صاحب ایمان ہیں

ناصرِ دینِ محمدؐ، حافظِ قرآن ہیں
خضرِ راہِ مصطفےٰؐ ہیں داعیٔ رحمان ہیں

لے کے آئے ہیں وہ پیغامِ محمدؐ مصطفےٰ
دیکھنا انکار ہو جائے نہ ان کی بات کا

ہیں محمدؐ عالمِ انسانیت کے تاجدار
فخرِ موجودات ظلِّ رحمتِ پروردگار

جتنے بھی آئے پیمبر سب ہیں ان کے جانثار
وہ نہ گر ہوتے نہ ہوتا اس طرح حق آشکار

جو بھی اس مہرِ درخشاں پر فدا ہو جائیگا
"خاک بھی ہو گا تو پھر خاکِ شفا ہو جائیگا"

آنے والی عالمی آفت سے بچنا ہے اگر
وقت ہے اب بھی بنا لو دینِ احمد کو سپر

ورنہ مٹ جاؤ گے مٹ جائیگا یہ سب کرّ و فر
کوئی بھی تدبیر اب ہرگز نہ ہو گی کارگر

بستیوں کی بستیاں یکسر فنا ہو جائینگی
آگ کے شعلوں سے تا تا قاعاً صفصفا ہو جائینگی

شکر للہ مسجدیں یورپ میں اپنی بن گئیں
ہیں جہاں ہر روز اب پانچوں اذانیں گونجتیں

احمدی بہنوں کی ان قربانیوں پر آفریں
آفریں لجنہ اماء اللہ ترے صد آفریں

جو بناتا ہے خدا کے واسطے مسجد یہاں
گھر اسے وہ اک بنا دیتا ہے جنت میں وہاں

خاکسار۔ محمد صدیق امرتسری۔ ربوہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا سفرِ یورپ

ہالینڈ میں تشریف آوری اور اہم مصروفیات کے تفصیلی کوائف

- پُرتپاک خیر مقدم ● ایمان افروز خطبہ جمعہ ● پریس کانفرنس سے خطاب اور اہم شخصیتوں سے ملاقاتیں ● وسیع پیمانے پر استقبالیہ تقریب کا اہتمام ● ریڈیو اور اخبارات میں حضور کی آمد کا چرچا

(محترم حافظ قدرت اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن ہالینڈ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ہالینڈ میں تشریف آوری کے متعلق جو تفصیلی رپورٹ ہالینڈ کے مبلغ انچارج مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب نے ارسال فرمائی ہے وہ افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کی جاتی ہے + (ادارہ)

یورپ میں نیّرِ اسلام کی تابانی

یورپ میں جماعتِ احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی تبلیغ کا آغاز باقاعدہ رنگ میں آج سے نصف صدی قبل (بلکہ اس سے بھی چند سال پہلے) کا شروع ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ مساعی نہ صرف جاری رہیں بلکہ ہر دم ترقی پذیر ہیں۔ دوسری جنگِ عظیم اس بارہ میں کچھ رکاوٹ ہوئی۔ مگر اس کے ختم ہوتے ہی ہمارے اولو العزم اور پیارے امام نے جس رنگ میں پھر سے یورپ میں تبلیغی دورِ ثانی کا آغاز کیا وہ اپنی نظیر آپ تھا۔ اسلام کا سورج پھر سے ایک نئی روح اور ایک نئی تابانی کے ساتھ مغرب کے آسمان پر چمکنا شروع ہوا اور یورپ کے مختلف ممالک میں خانۂ خدا کی تعمیر کا کام بڑی سُرعت کے ساتھ شروع ہو گیا۔

جہاں سے اللہ اکبر اور اسلام زندہ باد کی صدائیں بلند ہونے لگیں۔ انگلستان میں تو ہماری مسجد تھی ہی۔ اب برِاعظم یورپ کی باری تھی کہ اس نعمت سے متمتع ہو۔ چنانچہ جنگ کے بعد پہلی مسجد برِاعظم یورپ کی ہالینڈ میں تعمیر ہوئی جس کے بعد اب پانچویں مسجد کا ڈنمارک میں افتتاح ہو رہا ہے۔ ہمارے دل اللہ تعالیٰ کے حضور شکر کے جذبات کے ساتھ معمور ہیں کہ اسنے محض اپنے فضل سے جماعتِ احمدیہ کو اس سعادت کی توفیق عطا فرمائی۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔

ہالینڈ میں اسلام

ہالینڈ کی مسجد کو تعمیر ہوئے بارہ سال کا عرصہ ہو رہا ہے۔ یہ امر ہمارے لئے انتہائی مسرت کا باعث تھا کہ زیرِ تعمیر مسجد میں ۱۹۵۵ء میں حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ بنفسِ نفیس تشریف لائے اور دعا فرمائی ہالینڈ مشن کی تاریخ میں یہ واقعہ ایک نہ مٹنے والی حسین یاد اپنے اندر لئے ہوئے تھے۔ حضور کی یہ تشریف آوری اور ہالینڈ میں حضور کا قیام جن برکات کا حامل رہا۔ ان کے بیان کی احتیاج نہیں۔ آج اس واقعہ کو بارہ سال ہو رہے ہیں مگر یہ خواہش اب تک دلوں میں موجزن رہی کہ کاش ایسا ہی موقعہ پھر بھی میسّر آسکے اور ..... ایسی روحانی تازگی اور بشاشت کا سامان پھر سے کسی طرح مل سکے۔ آج ہم خوش ہیں کہ ایسی ہی نعمت سے ہمیں ایک دفعہ پھر متمتع ہونے کی توفیق ملی۔ اور یہ خواہش سالہا سال کے بعد پوری ہوئی۔ اللہ تعالےٰ ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو بہت بہت جزائے جنہوں نے باوجود اپنی انتہائی مصروفیات کے ہماری خواہشوں کو نوازا اور ہمیں اپنی بابرکت صحبت سے مستفیض ہونے کا موقع عطا فرمایا۔ ہم پیاسے تھے اور پانی سے دُور تھے مگر چشمہ خود ہمارے پاس آ گیا اور ہماری تشنگی کا سامان مہیا ہو گیا۔ فَجَزَاھُمُ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تشریف آوری

حضور اقدس ہالینڈ میں مورخہ ۱۴ جولائی بروز جمعہ ۱۱ بجکر ۵۰ منٹ پر زیورک سے بذریعہ K.L.M تشریف لائے۔ ایمسٹرڈم کے ہوائی اڈہ پر استقبال کے لئے احبابِ جماعت موجود تھے۔ حضور نے ازراہِ شفقت ان سب کو ملاقات کا شرف بخشا۔ اور نہایت شفقت اور محبت کے ساتھ احباب سے گفتگو فرماتے رہے۔

ہوائی اڈہ پر پریس کے نمائندگان بھی موجود تھے۔ چنانچہ حضور نے انہیں بھی ملاقات کی اجازت فرمائی جس کے بعد حضور اقدس کی معیت میں سارا قافلہ کاروں کے ذریعے ہیگ کے لئے روانہ ہوا۔

ہمارے لئے یہ امر بھی دلی مسرّت کا موجب ہے کہ حضور اقدس کی معیت میں حضرت بیگم صاحبہ محترمہ اور محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر مع بیگم صاحبہ محترمہ بھی ہالینڈ تشریف لائے اور اپنی ہدایات سے نوازتے رہے۔ فَجَزَاھُمُ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی معیت میں یہ قافلہ ایک بجے کے قریب مسجد میں پہنچا جہاں احبابِ جماعت اور دیگر افراد نے حضور کا استقبال کیا۔ خیال تھا کہ حضور کو کچھ وقت آرام کے لئے مل سکے گا مگر جمعہ کی نماز کا وقت چونکہ ہو رہا تھا اس لئے حضور آرام کئے بغیر اور سفر کی تکان کے باوجود ڈیڑھ بجے نمازِ جمعہ کے لئے تشریف لے آئے۔

نمازِ جمعہ

حضور اقدس کی اقتدا میں نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے لئے احباب دُور دراز سے آئے ہوئے تھے جن میں نہ صرف اپنے احبابِ جماعت ہی تھے بلکہ غیر از جماعت احباب بھی خاصی تعداد میں موجود تھے جو حضور اقدس کے رُوح پرور کلمات اور حضور کی ملاقات سے مشرف ہونے کی خواہش رکھتے تھے۔

حضور اقدس نے انگریزی زبان میں ایک مختصر مگر ایمان افروز خطبہ ارشاد فرمایا جس کا ملخص یہ ہے کہ احباب قرآن کریم کے ساتھ زیادہ سے زیادہ وابستگی پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اور اس کی برکات حاصل کرنے کے لئے جن وسائل اور طریقۂ کار کی ضرورت ہے اسکو صحیح طور پر بروئے کار لائیں۔ اس ضمن میں حضور نے عربی زبان سیکھنے کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی۔ حضور نے فرمایا کہ انسان جب اس محنت اور کوشش کے نتیجہ میں ظاہری طور پر قرآن کریم تک پہنچنے کے قابل ہو جائے گا تو اس کے بعد اس کے لئے بطنِ قرآن اور اس کی دیگر گہرائیوں تک پہنچنے کی منزل بھی آسان اور قریب تر ہو جائے گی جو کہ اصل مقصود ہے۔ یہ پاک اور اہم مقصد خدا تعالےٰ کے فضل کے بغیر حاصل ہونا ممکن نہیں۔ مگر اس کے فضلوں کو جذب کرنے کے لئے خلوصِ نیّت کے ساتھ عملاً سچی محنت کی ضرورت بھی ہے جس کی طرف توجہ دینا ہمارا اولین فرض ہے۔

نمازِ جمعہ کے بعد حضور نے پھر متعدد احباب کو ملاقات کا موقع عطا فرمایا اور کافی دیر تک احباب کے ساتھ مصروفِ گفتگو رہے۔

ہالینڈ میں حضور کی آمد کی خبر ڈچ ریڈیو پر بھی نشر ہوئی۔ نیز اس سے چند روز قبل امام مسجد ہالینڈ کا ایک انٹرویو بھی ڈچ ریڈیو پر براڈ کاسٹ ہو چکا تھا جس میں حضور کی آمد کی خبر دیتے ہوئے ڈچ ریڈیو نے جماعتِ احمدیہ کی تبلیغی مساعی پر روشنی ڈالی تھی۔ حضور کی تشریف آوری کی خبر سنٹرل نیوز ایجنسی کے اس بلیٹن میں بھی اہمیت کے ساتھ شائع ہوئی جو انگریزی دان طبقہ کے لئے ایجنسی کی طرف سے شائع ہوتا ہے اور تمام ڈپلومیٹس کو جو ہالینڈ میں موجود ہیں ارسال کیا جاتا ہے۔

پریس کانفرنس

جمعہ کے روز بعد دوپہر پریس کانفرنس کا پروگرام تھا۔ جو مسجد میں ہی منعقد ہوئی۔ ۴½ بجے نمائندگان پریس آنے شروع ہو گئے ڈچ ریڈیو کے نمائندہ کے علاوہ تین نمائندگان پریس نیوز ایجنسیوں کے تھے جن میں سے ایک ڈچ سنٹرل نیوز ایجنسی کا نمائندہ بھی تھا باقی نمائندگان مختلف ڈچ لیڈنگ روزناموں کے تھے جو قریباً سارے ملکی پریس پر حاوی تھے۔ حضور ۵ بجے پریس کانفرنس کے لئے تشریف لائے اور جملہ نمائندگان سے مصافحہ

فرمایا جس کے بعد ایک گھنٹہ تک پریس نمائندگان سے خطاب کا سلسلہ جاری رہا۔ اس ضمن میں پریس کا جو ردِّ عمل بعد میں ہؤا اور اخبارات میں جو بیانات آئے ان سے واضح ہو جاتا ہے کہ یہاں کے پریس نے حضور اقدس کے کلمات کو اور آپ کے اقتباس کو خاص اہمیت دی ہے اور بڑی سنجیدگی کے ساتھ حضور کے خیالات کو پبلک میں پیش کیا ہے۔

حضور اقدس کے اعزاز میں استقبالیہ

۱۵ جولائی کو علاوہ دیگر متفرق پروگرام کے ظہر کے بعد مسجد میں استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا جو بفضلہ تعالیٰ کامیابی سے انجام پائی اس استقبالیہ میں احبابِ جماعت کے علاوہ بہت سے دیگر اسلام دوست اصحاب اور معززین نے شرکت کی اور حضور کی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ ان معززین میں ہالینڈ کے مشہور مستشرق پروفیسر Pijper بھی تھے۔ ان کی دیرینہ خواہش تھی کہ جماعت کے امام حضرت خلیفۃ المسیح سے ذاتی طور پر تعارف حاصل کر سکیں۔ پروفیسر موصوف مختلف کتب کے مصنّف ہیں اور اپنی بعض تصنیفات میں انہوں نے احمدیت کو بھی تعریفی رنگ میں پیش کیا ہے انہوں نے حضور سے .. .. سے ملاقات کے بعد بہت اچھے جذبات کا اظہار کیا اور وہ خوش تھے کہ انہیں حضور ایسی عظیم ہستی سے ملاقات کا موقعہ ملا۔

اسی طرح پروفیسر Thijssen جو ہالینڈ کے مشہور انجنیئر ہیں حضور کی ملاقات سے بہت متأثر تھے۔ پروفیسر موصوف ہیگ کی مشہور انسٹیٹیوٹ آف سوشل سٹڈیز کے ممبر رہ چکے ہیں اور یونائیٹڈ نیشنز کے پروگرام کے تحت بہت سے ممالک میں اپنا نام پیدا کر چکے ہیں۔ اسی طرح اس استقبالیہ میں مختلف ممالک کے سفراء اور ڈپلومیٹس کے علاوہ متفرق مذہبی اداروں سے تعلق رکھنے والی شخصیات بھی تھیں۔ ہالینڈ میں ایک گروپ اپنے آپ کو صوفی گروپ کے نام سے موسوم کرتا ہے اس کے لیڈر اپنی اہلیہ کے ساتھ خاص طور پر حضور کی ملاقات کے لئے تشریف لائے اور حضور سے بہت ہی متأثر ہوئے۔ اسی طرح یہاں کے بدھسٹ گروپ کے لیڈر بھی موجود تھے۔ ہیگ کے پروٹسٹنٹ گروپ اور ہیگ کے مرکزی چرچ کے پادری بھی خاص طور پر اس موقعہ پر موجود تھے اور حضور کی ملاقات کے بعد اسی خیال کا اظہار بے ساختہ کیا کہ حضور کی گفتگو میں ایک خاص روحانی رنگ نمایاں تھا۔

کھانے کی تقریب

ہفتہ کی شام احبابِ جماعت کو حضور اقدس کی معیت میں کھانا کھانے کی مسرت حاصل ہوئی۔ جماعت کی طرف سے اس کھانے کا اہتمام برادرم محمود سلیم ربانی صاحب کے مکان پر کیا گیا تھا۔ جہاں حضور اقدس کی معیت میں یہ مجلس دیر تک جاری رہی اور حضور جملہ احباب سے مصروفِ گفتگو رہے۔ احباب جماعت کے لئے یہ موقعہ ہمیشہ کے لئے ایک دلکش یاد کے طور پر دلوں میں موجود رہے گا۔

حضور اقدس کی ہالینڈ تشریف آوری کے سلسلہ میں ہمارے بعض احباب اور ہماری خواتین کئی روز تک دن رات تیاریوں میں مصروف رہے اور انہوں نے پُر خلوص تعاون کا ثبوت دیا۔ بعض احباب دُور دراز کا سفر کر کے آئے تھے اور اس تقریب سے پورے طور پر مستفیض ہوئے۔ مگر بعض ایسے بھی تھے جو باوجود خواہش کے اپنی بعض مجبوریوں کی وجہ سے اس بابرکت موقعہ سے محروم رہے اور اس امر کا اظہار نہایت افسوس اور حسرت سے کیا کہ وہ ایسی برکت سے محروم رہے تاہم ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے اس نقصان کی تلافی فرما دے۔ اور جنہوں نے رات دن ایک کر کے اس موقعہ پر اپنی محبت اور اپنے خلوص کا ثبوت دیا اللّٰہم انہیں بہتر طور پر اپنی برکات اور فیوض سے نوازنے اور انہیں بیش از بیش خدماتِ دینیہ کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

نہایت مصروف پروگرام

حضور اقدس کی مصروفیات ان دو دنوں میں اس قدر زیادہ رہیں کہ حضور کو آرام کرنے کا موقع قطعاً میسّر نہ آ سکا۔ حضور کی مصروفیات کی یہ کیفیت صرف اسی جگہ ہی نہ تھی بلکہ کم و بیش جملہ مشنوں میں یہی حالت رہی مگر مسافری کی حالت اور سخت مصروف پروگرام کے باوجود حضور اقدس ہر لمحہ ہر ملنے والے سے نہایت خندہ پیشانی، ہمدردی اور بشاشت سے ملاقات فرماتے۔ اور اپنی فیض بخش صحبت اور روح پرور کلمات اور ارشادات سے نوازتے رہے۔ فَجَزَاھُمُ اللّٰہُ خَیْرًا وَ اَیَّدَھُمُ اللّٰہُ بِتَائِیْدِہٖ اِنَّہٗ نِعْمَ الْمَوْلٰی۔ آمین۔

حضور کی دلنواز شخصیت

پریس کے بیانات سے (جو انشاء اللہ علیحدہ طور پر شائع کئے جائیں گے) ظاہر ہے حضور کی ذات پریس رپورٹر کو بھی جو اپنے پیشہ کے لحاظ سے انتہائی ناقدانہ نظر رکھتا ہے ایک جاذب اور دلفریب شخصیت نظر آئی۔ اس ضمن میں عوام کا تأثر اس سے بہت آگے ہے۔ حضور جس محبت اور شفقت بھرے انداز میں اور جس تحمل اور بُردباری کے جذبات کے ساتھ اپنوں اور غیروں سے گفتگو فرماتے رہے اس کا نہایت خوشکن اثر مجھے ہر دل پر نظر آیا۔ جو اس قرآنی آیت کا آئینہ دار تھا

اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ
فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَکَ وَبَیْنَہٗ
عَدَاوَۃٌ کَاَنَّہٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ

اپنوں کی کیفیت تو اس سے بھی سوا تھی۔ ایک دو نہیں بہت سے احباب نے اپنی اس کیفیت اور اس خوش آئند تأثر کو مجھ سے بیان کیا ہمارے بعض احباب پہلے ایک گونہ بے تعلق سے رہتے تھے۔ اب صرف حضور سے ایک ملاقات کے نتیجہ میں ہی ان میں ایک خاص تغیّر اور تبدیلی نظر آتی ہے اس کیفیت کو دیکھ کر بے ساختہ دل سے دعا نکلتی ہے کہ اللہ تعالےٰ اس بابرکت اور نہایت ہمدرد وجود کو اپنے بے شمار فضلوں سے نوازے اور حضور کی صحت اور عمر میں بہت بہت برکت دے۔ اور ہمیں ان فیوض سے بہتر طور پر مستفیض ہوتے رہنے کی توفیق عطا کرے جو اللہ تعالےٰ نے اپنے اس بندے سے قرب کا تعلق رکھنے کے نتیجہ میں وابستہ فرمائے ہیں۔

آمین اللّٰھم آمین

سکیم ورزشی مقابلہ جات سالانہ اجتماع سنہ ۱۹۶۷ء

(۱) مندرجہ ذیل اجتماعی اور انفرادی مقابلے کروائے جائیں گے:۔
(i) اجتماعی: نٹ بال۔ والی بال۔ کبڈی۔ رسہ کشی۔
(ii) انفرادی: دوڑ ۱۰۰ گز۔ ۴۴۰ گز۔ ایک میل۔ ڈسکس تھرو۔ جیولن تھرو۔ گولہ پھینکنا۔ اونچی چھلانگ۔ لمبی چھلانگ۔ کلائی پکڑنا۔ وزن اٹھانا۔ نشانہ غلیل۔

(۲) اجتماعی مقابلوں کے لئے زیادہ سے زیادہ چھ ٹیمیں انٹر ہو سکیں گی اس کے لئے حسبِ ذیل علاقے تجویز کئے گئے ہیں جن کی طرف سے ہر ایک کھیل میں ایک ایک ٹیم آنی ضروری ہے۔
(۱) کراچی ڈویژن۔ حیدر آباد۔ کوئٹہ۔ مشرقی پاکستان۔ ان کے نمائندہ مکرم قائد صاحب کراچی ہوں گے۔
(۲) سرگودہا ڈویژن۔ معہ احمد نگر
(۳) لاہور ڈویژن۔
(۴) ربوہ۔ قادیان۔ مجالس بیرون۔ ان کے نمائندے مکرم مہتمم صاحب مقامی ہونگے۔
(۵) راولپنڈی۔ آزاد کشمیر۔ پشاور ڈویژن۔ ان کے نمائندے مکرم قائد صاحب علاقہ راولپنڈی ہوں گے۔
(۶) ملتان۔ بہاولپور۔ اور خیرپور ڈویژن۔ ان کے نمائندہ قائد صاحب ملتان ڈویژن ہوں گے۔

(مہتمم صحت جسمانی خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اطفال الاحمدیہ ــــ سالانہ اجتماع

۲۰-۲۱-۲۲۔ اکتوبر سنہ ۱۹۶۷ء

خدام الاحمدیہ کے اجتماع کی طرح اطفال الاحمدیہ کا اجتماع بھی خدام الاحمدیہ کی زیرنگرانی مذکورہ بالا تاریخوں میں ہوگا۔ انشاء اللہ۔

اطفال الاحمدیہ کا یہ اجتماع خدام سے علیحدہ جگہ پر ہوگا۔ اطفال کی رہائش کا بھی علیحدہ انتظام ہوگا۔ علمی۔ ورزشی۔ اخلاقی مقابلے ہوں گے۔ نماز باجماعت کی ادائیگی۔ درس القرآن۔ درس حدیث اور درس کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علاوہ بزرگان کی نصائح سُننے کا موقع ملے گا۔

اطفال کے پروگرام کو دلچسپ اور مؤثر بنانے کے بارہ میں تجاویز پر غور کرنے کے لئے ایک خاص اجلاس ہوگا۔ صدر مجلس اور نائب صدر مجلس اطفال سے خطاب فرمائیں گے۔ اور ان کے پروگرام کے بعض حصّوں کی وضاحت فرمائیں گے۔

ہر مجلس سے اطفال اپنے مربیوں کے ساتھ شامل ہوں۔

(منتظم اشاعت سالانہ اجتماع)

پاکستان کا اقتصادی جائزہ

مکرم ظہور الدین صاحب بابر ربوہ

پاکستان کو معرض وجود میں آئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیس سال گذر گئے ہیں۔ اگرچہ اس کے قیام پر ہی اسے بے دست و پا کرنے اور اقتصادی بدحالی سے دوچار کرنے کے لئے کوئی کسر اٹھا نہ رکھی گئی تھی لیکن خدا کی نصرت شامل حال رہی اور ہماری معیشت ہر آن ترقی کے راستے پر گامزن رہی۔ خصوصاً چند سال قبل سے جس رفتار سے پاکستان ترقی کر رہا ہے اس کو ماہرین اقتصادیات نے معجزہ سے تعبیر کیا ہے۔ ہماری ترقی کی غیر معمولی رفتار کا اندازہ اس بات سے ہو جاتا ہے کہ پہلے پانچ سالہ منصوبہ (۱۹۵۵-۶۰ء) میں اخراجات کا اندازہ تقریباً پونے گیارہ ارب اور دوسرے پانچ سالہ منصوبہ (۱۹۶۰-۶۵) میں تئیس ارب تھا اور تیسرے منصوبہ (۱۹۶۵-۷۰ء) میں باون ارب روپے ہے گویا ہر منصوبہ میں اخراجات کی رقم اس سے پہلے منصوبہ سے سو فیصد سے بھی زائد رہی۔ یہ رفتار ترقی اس وقت زیادہ اطمینان بخش ہو جاتی ہے جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ ہم نے اس حالت سے ترقی کی ہے کہ جب ہم ہر جہت سے ایک بحران سے دوچار تھے۔ ہمیں بہت سے مسائل کا سامنا تھا۔ ہماری معیشت کمزور تھی۔ صنعت، مالیات تجارت خارجہ اور دوسرے شعبوں پر جمود کی کیفیت طاری تھی۔ ان حالات سے نکل کر جس طرح استحکام حاصل ہوا، اس جدوجہد کا حال اختصار سے ذیل میں بیان کیا گیا ہے۔

زراعت

ہماری معیشت زرعی ہے۔ قومی آمدنی کا پچپن فی صد زراعت سے حاصل ہوتا ہے اور پاکستان کی ۸۰ فیصد آبادی کا انحصار زراعت پر ہے۔ زرمبادلہ کا ۸۵ فی صد زرعی پیداوار کی برآمد سے حاصل ہوتا ہے۔ ابھی زمین کا صرف ۱/۳ حصہ زیر کاشت لایا جا سکا ہے اور باقی ۲/۳ بنجر و بے آباد ہے ہماری معیشت اس لحاظ سے کمزور ہے کہ قومی آمدنی کا اتنا بڑا ذریعہ زراعت پر ہے جس کا انحصار موسمی حالات پر ہے اور موسمی حالات بدلتے رہتے ہیں چنانچہ ہماری قومی آمدنی میں اس لحاظ سے اتار چڑھاؤ برقرار رہا ہے۔ اگرچہ ہماری معیشت زرعی ہے لیکن غذائی لحاظ سے ہم ابھی خود کفیل نہیں ہیں اور ہر سال ہمیں تقریباً ساڑھے ۴۷ کروڑ روپے کا غلہ غیر ممالک سے درآمد کرنا پڑتا ہے۔ گذشتہ سال کے غذائی بحران میں ایک ارب روپے کا غلہ درآمد کیا گیا۔ غذائی قلت کی وجوہات میں ناقص نظام اراضی، دقیانوسی طریق کاشت موسمی حالات و سیم و تھور سر فہرست ہیں۔ موجودہ حکومت نے زراعت پر خاص توجہ دی ہے اور اس کے حالات بہتر بنانے کے لئے خاص اقدامات کئے ہیں۔

۱۹۵۰ء کے آخر میں مغربی پاکستان میں اصلاحات اراضی کمیشن قائم کیا گیا جس نے اپنی سفارشات پیش کیں۔ اس وقت صوبے میں زمین کے حالات بڑے ناقص تھے۔ پانچ ایکڑ سے کم اراضی کی ملکیت رکھنے والے ۳۳ لاکھ افراد ۴۷ لاکھ ایکڑ اراضی کے مالک تھے۔ جبکہ ۵۰۰ ایکڑ سے زائد اراضی کی ملکیت رکھنے والے ۶۰۶۱ افراد ۷۵ لاکھ ایکڑ اراضی کے مالک تھے گویا ۱۵ فی صد اراضی ۰.۱ فی صد افراد کے پاس تھی۔ زمین کے بڑے حصہ پر چند افراد قابض اور باقی تھوڑے سے حصہ پر بیشمار کاشتکار تھے اس طرح مجموعی آبادی کی اکثریت ایک اقلیت کے رحم و کرم پر تھی زمین کی اس غلط تقسیم سے بہت سی سیاسی و سماجی برائیاں تھیں جو معاشی ترقی میں رکاوٹ ثابت ہو رہی تھیں۔ بڑے بڑے زمیندار اپنی دولت کے بل بوتے پر ملکی سیاست پر چھا گئے تھے۔ زرعی اصلاحات کے سات سال میں جو تبدیلیاں ہوئیں ان میں تقریباً چھبیس لاکھ ایکڑ زمین جو کمیشن کی مقرر کردہ حد سے زائد تھی بڑے بڑے زمینداروں سے بلا معاوضہ اور کچھ زمین معمولی معاوضہ پر لے لی گئی اور ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ مزارعین کے کنبے اس اراضی کے مالک بنا دئے گئے جس پر وہ پہلے کاشت کرتے تھے۔ اسی طرح دس لاکھ ایکڑ زمین چھوٹے مزارعین کے پاس برائے نام قیمت پر فروخت کر دی گئی۔ اس کے ساتھ ساتھ مزارعین کو مزارعیت کا بھی تحفظ حاصل ہوا اور اراضی کا کافی غیر آباد حصہ آباد بھی ہوا۔ اب حال ہی میں ایک نئے قانون کی رو سے جو زمین بیس سال سے رہن ہو وہ بلا معاوضہ علیحدہ ہو سکتی ہے اس طرح لاکھوں غریب کسان ایک منحوس چکر سے نجات پا گئے ہیں۔

پاکستان میں کاشتکاری کے طریقے صدیوں پرانے ہیں اسی وجہ سے پیداوار بہت کم ہے نہ اعلیٰ بیج کی طرف توجہ دی جاتی ہے نہ کھاد اور حفاظت فصل کی طرف جس کے نتیجہ میں ہماری اوسط فی ایکڑ پیداوار بعض دوسرے ترقی یافتہ ممالک سے نصف سے بھی کم ہے لیکن اب ایسے رجحانات کو ختم کیا جا رہا ہے اور حکومت اپنے اداروں کے ذریعہ سے کسانوں میں جدید کاشتکاری کے طریقے اپنانے کی ترغیب دے رہی ہے چنانچہ اعلیٰ بیج کھاد اور بہتر کاشتکاری کا استعمال روز افزوں ہے پاکستان میں گندم کی اوسط فی ایکڑ پیداوار زیادہ سے زیادہ ۱۶ من تھی لیکن اب ایک نئی قسم کے بیج کا استعمال شروع ہو رہا ہے جس سے فی ایکڑ پیداوار ۷۰ من سے بھی زائد پیدا کرنے کا تجربہ ہو چکا ہے۔ پچھلے سال گیارہ ہزار ایکڑ زمین پر یہ بیج بویا گیا تھا اور اس سال ساڑھے تین لاکھ ایکڑ زمین پر اس قسم کا بیج بویا جائے گا جس سے آٹھ لاکھ ٹن گندم کی پیداوار متوقع ہے۔

کسان کی مشکلات حل کرنے کے لئے یعنی ان کو جدید کاشتکاری سے روشناس کرنے اور زرعی قرضے دینے کے لئے کئی ادارے قائم ہو گئے ہیں مثلاً زرعی ترقیاتی کارپوریشن، زرعی بنک جس نے اپنے قیام سے ۵ سال بعد تک ۴۴ کروڑ ۷۳ لاکھ روپے کا قرضہ دیا اس کے علاوہ پہلے سے جاری شدہ انجمن امداد باہمی کے اداروں کو فعال بنایا جا رہا ہے۔

ہمیں آج زراعتی معاملہ میں ایک بہت بڑا مسئلہ درپیش ہے اور وہ سیم و تھور کا مسئلہ ہے پاکستان میں کثیر رقبہ زمین سیم و تھور کا شکار ہو کر ناقابل کاشت ہو گیا ہے ہر سال ایک لاکھ ایکڑ اراضی اس کی نذر ہو جاتی ہے اب تک اس طرح ایک کروڑ ۱۷ لاکھ ایکڑ اراضی ناکارہ ہو چکی ہے۔ ۱۹۵۹ء میں واپڈا کے سپرد اس کے انسداد کی ذمہ داری ڈالی گئی تھی جس نے اب تک ۲۵ کروڑ ۹۳ لاکھ روپے اس مقصد کے لئے خرچ کئے ہیں صدر پاکستان نے سیم کو ملک کا دشمن نمبر ایک قرار دیا ہے۔ اس کے انسداد کا طریقہ یہ ہے کہ متاثرہ علاقہ میں بذریعہ ٹیوب ویل زیر زمین زائد از ضرورت پانی باہر نکال کر پانی کی سطح نیچی کر دی جاتی ہے اور خارج شدہ پانی قریبی نہر میں ڈال دیا جاتا ہے۔ واپڈا کے پہلے چار سال تو تحقیق و تجربہ میں لگ گئے پھر ایک منصوبہ بنایا گیا جس کے تحت دس برس کے اندر اندر اس لعنت کا انسداد کرنے کا پروگرام بنایا گیا۔ جس کے تحت جو سکیم بنی اس پر ۳ ارب چالیس کروڑ روپیہ خرچ ہوگا۔ اور چھبیس منصوبے مکمل کئے جائیں گے۔ اکتیس ہزار پانچ صد ٹیوب ویل لگائے جائیں گے۔ ساڑھے سات ہزار نکاس کے یونٹ تعمیر ہوں گے اور پچیس ہزار میل لمبے امدادی نکاس کے نالے بنائے جائیں گے۔ بہت سا کام ہو چکا ہے جو بڑے حوصلہ افزا نتائج پیدا کر چکا ہے۔ تیسرے منصوبہ میں ۳۱ لاکھ ایکڑ نئی زمین زیر کاشت لانے اور ۱۱۱ لاکھ ایکڑ زمین کو پہلے سے بہتر طریقے پر کاشت کرنے کا پروگرام ہے دو کروڑ ایکڑ زمین کو پہلے سے زیادہ آبپاشی کی سہولتیں دی جائیں گی۔ پاکستان ان چند استثنائی مثالوں میں سے ہے۔ جہاں زراعت معجزے دکھا رہی ہے اور مستقبل درخشاں ہے چنانچہ غیر ملکی ماہرین اپنی حالیہ رپورٹ میں لکھتے ہیں "زراعت کو کبھی پاکستان کا "طفل باعث دردسر" شمار کیا جاتا تھا لیکن اب یہ طفل بجائے جوان ہو کر پاکستان کی معاشی ترقی میں سب سے اہم کردار ادا کر رہا ہے"

(باقی)

مالی قربانی ایمان واخلاص کی علامت ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے اَلصَّدَقَۃُ بُرْھَانٌ۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں عزیز اموال خرچ کرنا ان کی اعلیٰ ایمانی حالت پر دلالت کرتا ہے اسی لئے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان لوگوں کے متعلق جو تحریک جدید کی مالی قربانی سے گریز کرتے ہیں فرمایا!

"وہ شخص جو خدا تعالیٰ کے نمائندہ کی آواز پر کان نہیں دھرے گا اس کا ایمان کھویا جائے گا۔" (الفضل ۱۰ر نومبر ۱۹۳۶ء)

پس وہ احمدی افراد بہت ہی خوش نصیب ہیں جنہوں نے اپنے محبوب امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے عزیز اموال اشاعت اسلام کے لئے پیش کر دئے۔ ان کے پیشکردہ اموال کی مثال اس دانے کی مانند ہے جس سے سات بالیاں اُگتی ہیں اور پھر ایک بالی سے سو دانے پیدا ہوتے ہیں اور بسا اوقات اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے اموال میں اس نسبت سے بھی کئی گناہ زیادہ برکت ڈالی جاتی ہے۔ جیسا کہ قرآن حکیم سے معلوم ہوتا ہے۔

مثل الذین ینفقون اموالھم فی سبیل اللہ کمثل حَبَّۃٍ اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ کُلِّ سُنْبُلَۃٍ مِّائَۃُ حَبَّۃٍ وَاللہ یضٰعف لمن یَّشَآءُ وَاللہ واسعٌ علیمٌ ۝

(پارہ ۳ رکوع ۴)

انفاق فی سبیل اللہ کے نتیجہ میں اگر ایک قادر مطلق ہستی کی طرف سے سات سو گنا سے بھی زائد اجر دینے کی بشارت دی گئی ہو تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم تحریک جدید کے مالی جہاد میں حصہ لینے سے محض اس وجہ سے ہچکچائیں کہ ہماری بعض دنیوی ضرورتیں تشنۂ تکمیل رہ جائیں گی۔

تحریک جدید کا سال رواں قریب الاختتام ہے یکم ماہ نومبر کو جیسا کہ احباب جماعت کو معلوم ہے نئے سال کا اعلان کر دیا جاتا ہے۔ ازیں صورت جن بھائی بہنوں نے ابھی تک تحریک جدید کے چندہ کو مؤخر کیا ہوا ہے غور فرمائیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی مذکورہ بالا بشارت کو بلا وجہ ملتوی کر رہے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کی یہ بشارت اور اشاعت اسلام کا صدقہ جاریہ متقاضی ہے کہ ہر احمدی ہجوم مشکلات کے باوجود والہانہ طور پر اپنی قربانی پیش کر دے۔

حقیقت یہ ہے کہ مشکلات کا اصل حل ہی دیوانہ وار قربانی پیش کرنے میں ہے۔ وَاللہ الموافق والمستعان۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ایک بہت بڑی قومی اور ملکی خدمت

ہم میں سے ہر کوئی جانتا ہے کہ "درخت" ہمارے ملک کا ایک بہت بڑا قیمتی سرمایہ ہیں۔ اگر ہم میں سے ہر کوئی کم از کم ایک نیا پودا لگانے کی ذمہ داری قبول کرے تو گو بظاہر یہ ایک چھوٹا سا قدم ہے مگر اس کا نتیجہ ہماری توقع سے بہت زیادہ نکلے گا۔ کیونکہ متحدہ کوششوں میں اللہ تعالیٰ نے بڑی برکت رکھی ہے۔ لہٰذا امید ہے انصار اللہ خصوصیت سے اس طرف غیر معمولی توجہ کر کے عند اللہ ماجور ہوں گے۔

(نائب قائد ایثار مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

اعلان

خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت شارجہ عربین گلف میں قائم ہے۔ جب کوئی دوست شارجہ میں تشریف لائیں تو جماعت کے ساتھ اپنا تعلق پیدا کریں۔ تاکہ خدا تعالیٰ کی رضا بھی حاصل کریں۔ دیگر مختلف امور میں دقت پیش آتی ہے۔ اس کے پیش نظر احباب مندرجہ ذیل پتہ پر رجوع فرمائیں۔

SHAMAS MEDICO
P.O. BOX 250
(SHARJAH (A-Gulf)

ضروری اعلان

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جو مبارک تحریک بابت انتخاب صدر مجلس موصیان کے متعلق فرمائی تھی۔ اس کے نتیجہ میں ایسی مجالس کی طرف سے جہاں کم از کم دو موصی یا موصیات ہیں۔ انتخاب کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں جن کی منظوری محترم ناظر صاحب اعلیٰ کی وساطت سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لیکر اخبار میں اشاعت بھی ہو چکی ہے۔ لیکن ان میں سے بعض ایسی رپورٹیں بھی موصول ہوئی ہیں جنکے نمبر وصیت نہ ملنے کی وجہ سے یا پچھلے سالوں کے فارم ہائے اصل آمد پُر نہ ہونے کی وجہ سے یا کسی اور خامی کی وجہ سے منظوری نہیں لی جا سکی اور جو بھی خامی یا نقص تھا اُس کو دور کرنے کے لئے متعلقہ افراد اور عہدہ داران جماعت کو متعدد بار لکھا جا چکا ہے مگر جواب نہیں آیا۔ لہٰذا بذریعہ اعلان ہذا درخواست کی جاتی ہے۔ کہ اگر کسی جگہ صدر یا نائب صدر کا انتخاب ہو چکا ہو اور اس انتخاب پر دفتر نے کوئی اعتراض کیا ہو تو اس اعتراض کو فوراً دور کیا جائے تاکہ صدر کی منظوری حاصل کرنے کی باقی کارروائی کی جا سکے۔

یہ امر نہایت ضروری ہے کہ موصی اصحاب اور منتخب شدہ صدر کے نمبر وصیت ضرور دئے جائیں اور نمبر نہ ملنے کی صورت میں ولدیت یا زوجیت اور مقام جہاں سے وصیت کی ہو تحریر فرمائیں۔ تاکہ نمبر تلاش کئے جا سکیں امید ہے کہ موصی حضرات اور عہدہ داران اس طرف خاص توجہ فرمائیں گے۔ تاکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس مبارک تحریک کو جلد از جلد پایہ تکمیل تک پہنچایا جا سکے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

دعائے نعم البدل

میرا بچہ عبد الصمد خان جو کہ سات سال اور نو دن کی عمر کا تھا نہایت ہونہار بڑا ذہین اور سعید فطرت بچہ تھا وہ ۳۱ر ۷ کو ہم سے جدا ہو کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

بزرگان سلسلہ درویشان قادیان اور تمام احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے

(عبد القدوس احمدیہ مارکیٹ روڈ۔ نوابشاہ)

دعائے مغفرت

مکرم محمد اشرف صاحب پی اے چیف انجینئر محکمہ انہار ۳۰ر جولائی کو گولی چلنے کے ایک اتفاقی حادثہ میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے ایک مخلص خادم اور حلقہ مصری شاہ کے معتمد تھے۔ مرحوم کی شادی کو ابھی چند ماہ ہی گذرے تھے۔ جواں سالی کی یہ وفات نہایت دردناک ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ انکے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے۔

(محمود اقبال معتمد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور)

تصحیح

روزنامہ الفضل کے ۲۹ جون ۶۷ء کے شمارے میں ڈاکٹر سید عبد الوحید صاحب بخاری ولد سید محمد علی شاہ صاحب حال بھکر ضلع میانوالی کی وصیت غلط شائع ہو گئی تھی۔ احباب تصحیح فرما لیں۔

۱۔ ایڈریس میں ڈاکخانہ کوٹ امیر علی لکھا گیا ہے۔ درست ڈاکخانہ کوٹلی امیر علی ہے۔

۲۔ موروثی زمین ۸۰ کنال لکھی گئی ہے۔ دراصل یہ ۱۲ کنال ہے۔ کیونکہ ۸۰ کنال میں نین مزید حصہ دار بھی ہیں۔

۳۔ گواہ نمبر ۲ کا نام غلط چھپا ہے۔ ان کا نام عبد الوحید صاحب نہیں۔ بلکہ عبد الحمید صاحب، سیکرٹری مال ہے۔

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصایا

نوٹ ضروری:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاری ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔ (۳) وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۸۶۲:۔ میں عبدالقادر ولد احمد دین قوم جنجوعہ پیشہ زمیندارہ عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بشیر آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ خاص ضلع حیدرآباد صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۲/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میں بشیر آباد اسٹیٹ میں بطور مزارع کام کرتا ہوں میری سالانہ آمد چھ صد روپے ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے (شرط اول ایک روپیہ) الراقم سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا۔

العبد:۔ عبدالقادر بشیر آباد اسٹیٹ ضلع حیدرآباد

گواہ شد:۔ غلام محمد امیر جماعت احمدیہ بشیر آباد اسٹیٹ

گواہ شد: محمد حیات سیکرٹری مال

مسل نمبر ۱۸۸۶۳:۔ میں ارشاد بیگم زوجہ سلیم احمد خلیل قوم جاٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی ساکن ڈگری ڈاکخانہ خاص ضلع تھرپارکر صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۱/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔ اس جائداد کے علاوہ میری کوئی آمد نہیں۔

۱۔ حق مہر مبلغ ۱۵۰۰/ روپے جو بذمہ خاوند ہے

۲۔ میرا زیور حسب ذیل ہے:۔

طلائی ہار وزنی دو تولہ مالیتی ۔۔ ۲۵۰ روپے
طلائی نگہ وزنی ایک تولہ مالیتی ۔ ۱۲۵ روپے
طلائی کانٹے وزنی ایک تولہ مالیتی ۔ ۱۲۵ روپے
انگوٹھیاں دو عدد وزنی ایک تولہ مالیتی ۔ ۱۲۵ روپے
بالیاں ۶ ماشہ مالیتی ۔ ۶۳ روپے
جملہ میزان ۔ ۶۸۸ روپے

میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

(شرط اول ۲/ روپیہ) رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ الراقم سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا

الامتہ: ارشاد بیگم زوجہ سلیم احمد خلیل۔ ڈگری ضلع تھرپارکر۔

گواہ شد:۔ سلیم احمد خلیل خاوند موصیہ ڈگری ضلع تھرپارکر

گواہ شد:۔ حکیم فتح محمد سیکرٹری مال ڈگری ضلع تھرپارکر

مسل نمبر ۱۸۸۶۴:۔ میں منظورہ بیگم زوجہ مرزا محمد احمد بیگ قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈگری ڈاکخانہ خاص ضلع تھرپارکر صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۱/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔ اس جائداد کے علاوہ میری کوئی آمد نہیں۔

۱۔ حق مہر مبلغ پانچ صد روپے جو بذمہ خاوند ہے۔

۲۔ میرا زیور حسب ذیل ہے:۔

طلائی کانٹے وزنی ایک تولہ مالیتی ۔ ۱۲۵/-
طلائی انگوٹھی وزنی نصف تولہ مالیتی ۶۳/-
ایک عدد سلائی مشین پرانی مالیتی ۔ ۱۱۵/-

میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے (شرط اول ۱/ روپیہ)

الراقم سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا

الامتہ: منظورہ بیگم بقلم خود زوجہ مرزا محمد احمد بیگ

گواہ شد: مرزا محمد احمد خاوند موصیہ۔

گواہ شد:۔ حکیم فتح محمد سیکرٹری مال ڈگری۔

مسل نمبر ۱۸۸۶۵:۔ میں سردار اختر زوجہ شریف احمد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۴۹ سال بیعت ۱۹۳۳ء ساکن ڈگری ڈاکخانہ خاص ضلع تھرپارکر سندھ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۱/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔ اس جائداد کے علاوہ میری کوئی آمد نہیں۔

۱۔ حق مہر مبلغ چارسو روپے جو بذمہ خاوند ہے

۲۔ میرا زیور حسب ذیل ہے:۔

طلائی کانٹے وزنی ایک تولہ ۱۲۵/- روپے
بالیاں طلائی وزنی نصف تولہ ۶۳/- "
جملہ میزان ۱۸۸/- "

۳۔ مشین سلائی پرانی سنگر مالیتی ۲۰۰/- "

میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ (شرط اول ۱/ روپیہ)

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الراقم سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا۔

الامتہ: سردار اختر زوجہ شریف احمد

گواہ شد: شریف احمد سنوری پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ڈگری

گواہ شد: رفیق احمد سنوری ولد عبدالرحیم سنوری

مسل نمبر ۱۸۸۶۶:۔ میں دین محمد ولد منگتا خان قوم جٹ پیشہ زمینداری عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۱۹ء ساکن گوٹھ شیر پور ڈاکخانہ محمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۱۲/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ سالانہ آمد پر ہے جو اس وقت ۴۰۰/- روپے ہے میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے (شرط اول ایک روپیہ)

العبد: نشان انگوٹھا دین محمد ولد منگتا خان گوٹھ شیر پور ڈاکخانہ محمد آباد اسٹیٹ ریلوے سٹیشن ٹالہی ضلع تھرپارکر سندھ۔

گواہ شد: راقم سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا گوٹھ شیر پور۔

مسل نمبر ۱۸۸۶۷:۔ میں منظور احمد ولد محمد عبداللہ قوم جنجوعہ پیشہ تجارت عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی ساکن محمد آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ خاص ضلع تھرپارکر صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۱۲/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ایک سو روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

الراقم سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا۔

العبد: منظور احمد بقلم خود ساکن محمد آباد ڈاکخانہ خاص اسٹیشن ٹالہی

گواہ شد:۔ غلام رسول ولد محمد ہاشم محمد آباد وصیت ۹۴۷۱

گواہ شد:۔ محمد حسین سیکرٹری مال محمد آباد اسٹیٹ ٹالہی۔

مسل نمبر ۱۸۸۶۸:۔ میں غلام رسول ولد مہر دین قوم جٹ پیشہ زمیندارہ عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوٹھ شیر پور ڈاکخانہ محمد آباد ضلع تھرپارکر صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۱۲/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ سالانہ آمد پر ہے جو اس وقت ۵۰۰/ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

(شرط اول ۱/ روپیہ)

العبد: غلام رسول ولد مہر دین گوٹھ شیر پور P.O محمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر

گواہ شد: برکت اللہ ولد شیر محمد۔ شیر پور P.O محمد آباد ضلع تھرپارکر

گواہ شد:۔ پیر محمد ولد محمد بخش اکاؤنٹنٹ لطیف نگر حلقہ محمد آباد اسٹیٹ

- ۰ -

چندہ دفتر اطفال وقف جدید اور احباب جماعت کا فرض

"وقف جدید میں اگر ہمارے بچے دلچسپی لینے لگیں اور صحیح معنی میں دلچسپی لینے لگیں۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ وقف جدید کا سارا مالی بار ہمارے بچے بڑی آسانی سے اپنے کندھوں پر اٹھا سکتے ہیں۔" (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مندرجہ بالا اقتباس سے چندہ دفتر اطفال وقف جدید کی اہمیت اظہر من الشمس ہے جس کے پیش نظر چندہ مذکورہ کے وعدہ جات اور وصولی کے کام کو بہتر بنانے کے لئے ایک خاص سکیم کے تحت قبل ازیں جملہ جماعت ہائے احمدیہ مغربی پاکستان کے امراء و صدر صاحبان کی خدمت میں دفتر وقف جدید کی طرف سے چٹھیاں لکھی گئی ہیں جس کے نتیجے میں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے بعض مختلف جماعتوں نے اس طرف توجہ فرمائی اور اپنے اطفال۔ ناصرات اور بچگان کے وعدے بھجوائے بلکہ بعض نے تو ساتھ ہی وصولی پر زور دیا اور وصول شدہ رقوم مرکز میں بھجوائیں۔

لیکن افسوس ہے کہ بعض جماعتوں نے جو ان پہلی جماعتوں سے ممکن ہے کہ اخلاص میں کم نہ ہوں۔ کسی وجہ سے اس طرف توجہ نہیں فرمائی اور اپنے ہاں کے وعدہ جات اور وصولی سے تاحال ہمیں مطلع نہیں فرمایا جس سے صیغہ ہذا کا کام لازمی طور پر متاثر ہو رہا ہے اس لئے ہم مجبوراً بذریعہ اعلان ہذا ان کی توجہ کو اس نہایت ہی اہم اور مبارک کام کی طرف منعطف کرا رہے ہیں کہ براہ مہربانی ایسی جماعتوں کے عہدیداران اپنی ذمہ داری کو محسوس فرمائیں اور جلد از جلد وعدہ جات اور وصولی سے ہمیں مطلع فرمائیں۔

ایسے عہدیداران و افراد جماعت یاد رکھیں کہ یہ خدائی فیصلہ ہے کہ اسلام تمام ادیان باطلہ پر غالب ہو کر رہے گا اور جو لوگ اس کی آبیاری کریں گے ان کے نام قیامت تک زندہ رہیں گے۔ پس میں ازراہ ہمدردی ان کو اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ امام وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے وہ اپنے بچوں کو "دفتر اطفال وقف جدید" میں شامل فرما کر خود بھی ثواب دارین حاصل کریں اور ان کے لئے بھی باعث حصول ثواب بنیں۔

جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ایک حالیہ خطبہ میں نہایت ہی درد بھرے الفاظ میں جماعت کے احباب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

"اس وقت تک میں سمجھتا ہوں کہ جو ذمہ داری میں نے وقف جدید کے سلسلہ میں احمدی بچوں پر ڈالی تھی جماعت کے احمدی بچوں میں سے ابھی ۲۰ فیصد بمشکل ایسے ہیں جنہوں نے اپنی ذمہ داری کو سمجھا ہے اور اس کی ادائیگی کی کوشش کر رہے ہیں باقی ۸۰ فی صد بچے جماعت کے ایسے ہیں جو اس ذمہ داری کو نہیں سمجھ رہے ہیں اور اس کے نتیجہ میں اس کی ادائیگی کی طرف بھی متوجہ نہیں ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ جماعت کے ۸۰ فیصد باپ اور جماعت کی ۸۰ فیصد مائیں ایسی ہیں جنہیں احساس ہی نہیں ہے کہ انہوں نے اپنے بچوں کے لئے رضا کی جنت کو کس طرح پیدا کرنا ہے کیا آپ اس بات کو پسند کریں گی اے احمدی بہنو! اور کیا آپ اس بات کو پسند کریں گے اے احمدی بھائیو!! کہ آپ کو تو خدا کی رضا کی جنت نصیب ہو جائے لیکن آپ کے بچے اس دروازے سے دھتکارے جائیں اور ان کو دوزخ کی طرف بھیج دیا جائے یقیناً آپ میں سے کوئی بھی اس بات کو پسند نہیں کرے گا۔ جب آپ ان چیزوں کو پسند نہیں کرتے تو آپ ان ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کیوں نہیں ہوتے!

پس اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور بچوں کے دلوں میں دین کی راہ میں قربانیاں دینے کا شوق پیدا کریں۔"

(خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل مورخہ ۶۷ء ۹)

پیارے اور محترم بھائیوں کی خدمت میں بذریعہ اعلان ہذا درخواست ہے کہ وقف جدید کے سال رواں کے اب سات ماہ گزر چکے ہیں اور صرف پانچ ماہ باقی رہ گئے ہیں اس لئے وہ براہ مہربانی اس طرف فوری توجہ فرمائیں اور مؤثر رنگ میں عملی اقدام فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہو۔ وجزاھم اللہ احسن الجزاء

(ناظم مال وقف جدید ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

۱۲ مشترکہ صنعتیں قائم کرنے کا فیصلہ

اسلام آباد ۱۲ اگست۔ علاقائی تعاون ترقی کے تحت پاکستان، ایران اور ترکی میں مشترکہ طور پر تیرہ اہم صنعتیں لگانے کا فیصلہ کیا گیا ہے یہ فیصلہ میثاق استنبول کی وزارتی کانفرنس کے اجلاس میں کیا گیا۔ جس کا دو روزہ اجلاس کل اسلام آباد میں ختم ہو گیا۔ اجلاس کا افتتاح صدر ایوب خان نے کیا تھا اور اس میں تینوں ملکوں کے وزرائے خارجہ نے حصہ لیا۔ اجلاس نے تینوں ملکوں میں مزید ۲۶ صنعتیں قائم کرنے پر غور کرنے کا بھی فیصلہ کیا اور رامسر کانفرنس کے فیصلوں کے مطابق ایک پلاننگ ورکنگ گروپ قائم کیا جو تینوں ممالک کے درمیان تعاون کو بڑھانے پر غور کرے گا۔ اور اس کے لئے سفارشات پیش کرے گا۔

مسٹر حسین زبیری کو سیکرٹری جنرل مقرر کر دیا گیا

اسلام آباد ۱۲ اگست۔ میثاق استنبول کی وزارتی کونسل نے پاکستان کی وزارت مواصلات کے سیکرٹری مسٹر مسرت حسین زبیری کو معاہدہ کا نیا سیکرٹری جنرل مقرر کیا ہے وہ ایران کے مسٹر فواد روحانی کی جگہ لیں گے جو ۷ مارچ ۱۹۶۸ء کو اپنے موجودہ عہدے سے سبکدوش ہو رہے ہیں۔ مسٹر زبیری کا عہدہ سفیر کا ہوگا۔ اور وہ تین سال تک اس عہدے پر فائز رہیں گے۔

بھارت نے خود کار میزائل نصب کر دیئے

راولپنڈی۔ ۱۲ اگست۔ وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے ان خبروں کی پرزور تردید کی ہے کہ پاکستان میں امریکی اڈے اب بھی قائم ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں کوئی امریکی اڈہ موجود نہیں اور نہ ہی پاکستان کے کسی اڈے سے یو ٹو طیارے پرواز کرتے ہیں۔ ترجمان نے یہ بھی بتایا کہ پاکستان کی سرحدوں پر بھارتی فوج کی نقل و حرکت کی اطلاعات بھی ملی ہیں۔ لیکن یہ نقل و حرکت غیر معمولی نہیں ہے۔

بھارتی وزیر دفاع سردار سورن سنگھ کے اس بیان پر کہ پاکستان صرف طاقت ور بھارت کی زبان سمجھتا ہے۔ ترجمان نے کہا کہ پاکستان اس پر بھارت سے احتجاج کرے گا۔ بھارتی وزیر دفاع کے اس بیان پر کہ بھارتی سرحدوں پر خود کار گائیڈڈ میزائل لگا دیے گئے ہیں جو کسی بھی پاکستانی اڈے کو تباہ کر سکتے ہیں۔ ترجمان نے کہا کہ بھارتی وزیر دفاع کے بیان کی نقل حاصل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے کیونکہ بھارت کے اخبارات میں ایسا کوئی بیان شائع نہیں ہوا یہ بیان بعض غیر ملکی ایجنسیوں نے نشر کیا تھا۔

ضلع جھنگ میں "یوم آزادی" کا پروگرام

گھیانہ۔ ضلع جھنگ میں ۱۴ اگست ۶۷ء کو یوم آزادی کے موقع پر پبلک اور پرائیویٹ عمارتوں پر پاکستان کا پرچم لہرایا جائے گا۔ شہریوں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ اپنے مکانوں پر پاکستان کے پرچم لہرانے کا اہتمام کریں۔ بوائے اسکاؤٹس نیز کالجوں اور سکولوں کے بچوں کی ریلیز ہوں گی۔ دستاویزی فلم دکھائے جائیں گے۔ ثقافتی تقاریب کا انعقاد عمل میں آئے گا۔ رات کو سرکاری اور پرائیویٹ عمارتوں اور بازاروں میں چراغاں ہوگا عوام سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ اپنے مقامات پر یوم آزادی شایان شان طریق پر منائیں۔

ارجنٹائن میں اسلامی جمہوریہ پاکستان چوک

راولپنڈی ۱۲ اگست۔ ارجنٹائن کے شہر روڈ ریگوئز کی میونسپلٹی نے شہر کے ایک چوک کا نام "اسلامی جمہوریہ پاکستان چوک" اور ایک بازار کا نام "فیلڈ مارشل ایوب خان سٹریٹ" رکھ دیا ہے یہ اقدام پاکستان ارجنٹائن دوستی کی علامت کے طور پر کیا گیا ہے۔

وزیر خارجہ کا عرب ممالک کا دورہ

اسلام آباد ۱۲ اگست۔ وزیر خارجہ مسٹر شریف الدین پیرزادہ عرب ممالک کے تین ہفتہ کے خیر سگالی دورے پر اتوار کو کراچی سے بغداد روانہ ہو جائیں گے۔ وہ عرب سربراہوں کے لئے صدر ایوب کے ذاتی پیغامات بھی لے جا رہے ہیں۔ وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا کہ اس دورہ کے دوران وزیر خارجہ عرب ممالک کے سربراہوں سے باہمی معاملات پر تبادلہ خیالات اور اسرائیل کی جارحیت کے نتیجہ میں عربوں کو جو مشکلات پیش آئی ہیں ان کے بارے میں معلومات حاصل کریں گے۔ وزیر خارجہ ۳ ستمبر کو واپس وطن روانہ ہو جائیں گے۔

تعطیل

مورخہ ۱۴ اگست ۶۷ء کو یوم پاکستان کی وجہ سے دفتر الفضل میں تعطیل ہوگی اس لئے مورخہ ۱۵ اگست کا پرچہ شائع نہ ہوگا ایجنٹ حضرات مطلع رہیں۔ (مینیجر الفضل)